بدھ | 7۔اگست 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 178 | بدھ 21 ربیع الاول ۔ 1417ھ 7 ظہور 1375ہش 7 اگست 1996ء

سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے

یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خودپسندی، شرارت، کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو یہ (عبادت) جو پڑھی جاتی ہے اس میں بھی ایک طرح کا اضطراب ہے۔ کبھی کھڑا ہونا پڑتا ہے کبھی رکوع کرنا پڑتا ہے اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے اور پھر طرح طرح کی احتیاطیں کرنی پڑتی ہیں۔ مطلب یہی ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے لئے دکھ اور مصیبت کو برداشت کرنا سیکھے ورنہ ایک جگہ بیٹھ کر بھی تو خدا تعالیٰ کی یاد ہو سکتی تھی۔ پر خدا تعالیٰ نے ایسا منظور نہیں کیا۔ صلوۃ کا لفظ ہی سوزش پر دلالت کرتا ہے جب تک انسان کے دل میں ایک قسم کا قلق اور اضطراب پیدا نہ ہو اور خدا تعالیٰ کے لئے اپنے آرام کو نہ چھوڑے تب تک کچھ بھی نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ بہت سے لوگ فطرتاً اس قسم کے ہوتے ہیں جو ان باتوں میں پورے نہیں اتر سکتے اور پیدائشی طور پر ہی ان میں ایسی کمزوریاں پائی جاتی ہیں جو وہ ان امور میں استقلال نہیں دکھا سکتے مگر تاہم بھی توبہ اور استغفار بہت کرنا چاہئے کہ کہیں ہم ان میں ہی شامل نہ ہو جاویں جو دین سے بالکل بے پرواہ ہوتے ہیں اور اپنا مقصود بالذات دنیا کو ہی سمجھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 331)

اللہ تعالیٰ کے بے شمار اور بینظیر احسانوں پر غور کرتے رہنا چاہئے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ تعالیٰ ہمارا مالک، ہمارا خالق، ہمارا رازق، کثیر اور بے انتہاء انعام دینے والا مولا فرماتا ہے کہ میری نعمتوں کو یاد کرو۔ انسان کے اندر قدرت نے ایک طاقت ودیعت رکھی ہے کہ جب کوئی اس کے ساتھ احسان کرتا ہے تو اس کے اندر اپنے محسن کی محبت پیدا ہوتی ہے (۔) اور ایسا ہی اس آدمی سے اس کے دل میں ایک قسم کی نفرت اور رنج پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس کو کسی قسم کی تکلیف یا رنج پہنچے۔ اور یہ ایک فطرتی اور طبعی تقاضا انسان کا ہے۔ پس اسی فطرت اور طبیعت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ اس مقام پر فرماتا ہے کہ اللہ کریم کے احسانوں کا مطالعہ کرو اور ان کو یاد کر کے اس محسن اور منعم کی محبت کو دل میں جگہ دو۔ اس کے بیشمار اور بینظیر احسانوں پر غور تو کرو کہ اس نے کیسی منور اور روشن آنکھیں دیں جن سے وسیع نظارہ قدرت کو دیکھتے اور ایک حظ اٹھاتے ہیں۔ کان دیئے جن سے ہر قسم کی آوازیں ہمارے سننے میں آتی ہیں۔ زبان دی جس سے کیسی خوشگوار اور عمدہ باتیں کہہ کر خود بخود خوش ہو سکتے ہیں ہاتھ دیئے کہ جن سے بہت سے فوائد خود ہم کو اور دوسروں کو پہنچتے ہیں۔ پاؤں دیئے کہ جن سے چل پھر سکتے ہیں۔ پھر ذرا غور تو کرو کہ دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ ادنیٰ سا احسان بھی کرتا ہے تو وہ اس کا کس قدر ممنون ہوتا ہے اور ہر طرح سے اس احسان کو محسوس کرتا ہے۔ مگر خدائے تعالیٰ کے احسان جو کل دنیا کے احسانوں سے بالا اور بالاتر ہیں اور جو سچ پوچھو تو وہ احسان بھی... دراصل اللہ تعالیٰ ہی کے احسان ہیں جس نے یہ توفیق عطا فرمائی۔ کوئی کسی کو نوکر کرا دیتا ہے۔ یا دعوت کرتا ہے۔ یا کپڑا دیتا ہے۔ پر سوچو تو سہی کہ اگر خداداد طاقتیں نہ ہوں تو ہم کیا سکھ ان سے اٹھا سکتے ہیں؟ دعوت میں عمدہ سے عمدہ اغذیہ اور کھانے کے سامان ہوں لیکن اگر قے کا مرض ہو یا پیٹ میں درد ہو تو وہ کھانے کیا لطف دے سکتے ہیں اور ان سے کیا مزہ اٹھایا جا سکتا ہے" عمدہ سے عمدہ چیز بجز فضل الٰہی فائدہ اور سکھ نہیں دے سکتی۔ یہ روشنی جس سے ہزارہا سکھ اور فائدے پہنچتے ہیں کس نے دی؟ اسی نے جو (جو زمین وآسمان کا مالک) ہے۔ ہوا پانی کس نے عطا فرمایا؟ اسی منعم حقیقی کی نعمتوں اور برکتوں کا ایک شعبہ ہے۔ سرسبز کھیت اور باغوں میں پھل لگانا اس کی نوازش اور عنایت ہے۔ غرض کل دنیا کی نعمتوں سے جو انسان مالامال ہو رہا ہے۔ یہ اس کی ہی ذرہ نوازیاں ہیں۔ (خطبات نور جلد اول ص 6)

لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم افتخار علی قریشی صاحب وکیل المال ثالث تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
حضرت منشی فیاض علی صاحب کپور تھلوی رفیق حضرت بانی جماعت احمدیہ کے پوتے ناصر احمد قریشی صاحب ساکن لاہور سخت بیمار ہیں۔ سروسز ہسپتال میں داخل ہیں۔ شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی آپریشن کے بعد گھر آگئے ہیں۔ آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ لیکن ابھی بہت کمزوری ہے۔ چلنے پھرنے میں بھی دقت ہے۔ احباب جماعت سے شیخ صاحب موصوف کی جلد صحت اور کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ اکبری بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد صدیق صاحب تخت ہزارہ ضلع سرگودہا، جن کا ایک بیٹا اسیر راہ مولا بھی ہے، دماغ میں سوزش کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد ارشد کاتب صاحب کی بیگم صاحبہ کا ہرنیا کا آپریشن مورخہ 7۔ اگست 96 کو فضل عمر ہسپتال میں متوقع ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فرید احمد صاحب خرم کاہلوں کو مورخہ 30۔ جولائی 1996ء کو پہلے بیٹے نوازا ہے نومولود کا نام "فضل اللہ منیب" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب کاہلوں دارالیمن وسطی ربوہ حال جرمنی کا پوتا اور مکرم چوہدری نواب دین صاحب آف تھال ضلع گجرات حال کینیڈا کا نواسہ ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

7- ظہور 1375 ہش 7 - اگست 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

○ اگر آدمی صدق دل سے محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اٹھائے تو میرا ایمان ہے کہ پھر بہت برکت ہو گی۔

میں تو جانتا ہوں کہ وہ اولیاء اللہ میں داخل ہو جائے گا۔ یاد رکھو ایک قدم سے ہی انسان ولی بن جاتا ہے جب غیر اللہ کی شراکت نکال لی بس عباد الرحمٰن میں داخل ہو گیا۔ جب اس کے دل میں محض خدا ہی خدا ہے اور کچھ نہیں تو پھر ایسے کو ہی ہم ولی کہتے ہیں دیکھو۔ صادق کے واسطے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ اس میں ایک کشش ہوتی ہے وہ خالی جاتا ہی نہیں۔

دنیا کی زندگی کا آرام ہو۔ ہر طرح سے آسودگی اور عیش و عشرت کے سامان ہوں۔ یہ ایمانی اصول کے مخالف پڑا ہوا ہے۔ ایمانی اصول تو چاہتا ہے کہ ایسے لوگوں کا نہ دن نہ رات کوئی وقت آرام سے گزرتا ہی نہیں۔ ایک مرحلہ مصائب کا اگر طے کرتے ہیں تو دوسرا مرحلہ در پیش ہوتا ہے۔

○ ہماری جماعت کا اعلیٰ فرض ہے کہ وہ اپنے اخلاق کا تزکیہ کریں اور حقوق عباد اور حقوق اللہ کے ادا کرنے کی دقیق سے دقیق رعایت کیا کریں۔ کوئی منصوبہ اور جعل ان کے کسی عضو پر نہ ہو۔ کوئی کتا اور بلی بھی ان کے احسان سے محروم نہ رہے چہ جائیکہ بنی آدم۔ میں ان لوگوں کو بہت برا جانتا ہوں جو دین کی آڑ میں کسی غیر قوم کی جانی و مالی ایذاء روا رکھتے ہیں۔

غرض خلاصہ ساری تقریر کا یہی ہے کہ اب وقت ہے کہ جماعت اپنی حالت میں بین تبدیلی دکھائے۔

○ دین بھی تو مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا تو ایسا نہ کرتا مگر اس نے دنیا کے لئے بھی یہی قانون رکھا ہے کہ محنت سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا فضل بھی ہو اور محنت بھی ہو تو انسان منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے انسان کیسے کیسے دکھ اٹھاتا اور کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور تب جا کر کچھ حاصل ہوتا ہے تو کیا دین کے لئے کچھ بھی محنت اور سعی نہیں کرنی چاہئے؟ اگر تھوڑا سا مقدمہ آجاوے تو پھر انسان اس کے واسطے کہاں کہاں سے سفارشیں لاتا ہے اور کس قدر خرچ کرتا ہے اور کتنی کوشش کرتا ہے اور اگر باوجود اتنی کوشش کے وہ مقدمہ خارج ہو جاتا ہے تو پھر اپیل کراتا ہے بلکہ اگر وہ بھی خارج ہو جاتی ہے تو پھر کیسی کیسی مصیبتیں برداشت کر کے اپیل در اپیل کرتا اور کیا کیا کر گزرتا ہے تو کیا دین کو ہی ایسا سمجھنا چاہئے کہ وہ محض پھونک مارنے اور کسی ورد وظیفہ کے کرنے سے حاصل ہو جائے گا۔ اور یونہی آرام طلبی سے گزارنے پر اس میں کامیابی حاصل ہو جائے گی۔

○ خوب یاد رکھو کہ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی استغفر اللہ استغفر اللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے اپنی زبان میں ہی خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس سے دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے۔ اگر دل میں جوش پیدا ہو اور زبان بھی ساتھ مل جائے تو اچھی بات ہے۔ بغیر دل کے صرف زبانی دعائیں عبث ہیں۔ ہاں دل کی دعائیں اصلی دعائیں ہوتی ہیں۔ جب قبل از وقت بلا انسان اپنے دل میں خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے تو پھر خداوند رحیم و کریم ہے وہ بلا ٹل جاتی ہے۔ لیکن جب بلا نازل ہو جاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔ بلا کے نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ اور بہت استغفار کرنا چاہئے۔ اس طرح سے خدا بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے۔

○ (صاحب ایمان) کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان دنیا کے لئے طرح طرح کی تکالیف برداشت کر لیتا ہے ایک کسان کو ہی دیکھو کہ پہر رات کے قریب اٹھتا ہے۔ ہل جوتتا ہے اور کتنی تکالیف اٹھاتا اور محنت کرتا ہے۔ نہ رات کو آرام کرتا ہے اور نہ دن کو۔ بلکہ جب بہت سی مشکل کے بعد فصل پک بھی جاتا ہے اس وقت بھی اس کے حاصل کرنے کے لئے کیا کیا مصائب اٹھاتا ہے اور اپنے عیال و اطفال سے علیحدگی اختیار کر کے اسے کاٹتا اور اس کو حاصل کرنے کے لئے کیسے کیسے دکھ اٹھاتا ہے اور اس دنیا کے لئے جو آج ہے' اور کل فنا ہو جائے گی' مارا مارا پھرتا ہے اور مصیبت پر مصیبت اور دکھ پر دکھ اٹھاتا ہے تو کیا پھر دین ہی ایسی چیز ہے جو محض پھونک مارنے سے حاصل ہو جاتا ہے اور اس میں کسی امتحان آزمائش اور محنت کی ضرورت نہیں؟

○

دھمکیاں تم نے دیں نہ آنے کی
بات ہے یہ فقط ڈرانے کی

آشنا ہوں مزاج حسن سے میں
کیا ضرورت ہے آزمانے کی

کون جانے وہ کب چلے آئیں
دل کو سوجھی گلی سجانے کی

زندگی کی ہے ملگجی سی شام
یہ گھڑی ہے دیا جلانے کی

سائیں سائیں کا ایسا عالم ہے
آس ٹوٹی انہیں بلانے کی

ان کے وعدہ پہ کرلیا ہے یقیں
قدر کھو دی ہے ہر بہانے کی

چشم نم لے کے آگیا ہے نسیم
آپ کو کیا پڑی منانے کی

نسیم سیفی

تربیت کا یہ بھی اک انداز ہے
نوجوان اطفال کو لے کر چلیں
اپنے قول و فعل کو وہ دیں جلاء
اور یوں اطفال بھی پھولیں پھلیں

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب۔

آخری علالت۔ وفات

آخری علالت اور وفات 23۔ مئی 1982ء کی صبح ہم اسلام آباد روانہ ہوئے۔ حضرت صاحب کا ارادہ وہاں چند دن قیام فرما کر اپنے بیرونی سفر کی تیاری کرنا تھا (جس میں بیت البشارت سپین کا افتتاح بھی شامل تھا) ربوہ سے روانگی سے قبل حضرت صاحب بہت زیادہ مصروف رہے اور اپنا زیادہ تر وقت دفتری کام میں گزارا۔ آپ نے یہ فقرہ مجھ سے کئی بار فرمایا:

کہ "میں اپنا کام Wind up کر کے جانا چاہتا ہوں۔" اس سفر کے دوران جب ہم جہلم کے قریب پہنچے تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

"آج میں پہلی بار سفر میں تھک گیا ہوں۔"

حضرت صاحب کو DIABETES (ذیابیطس) کی تکلیف 1967ء سے تھی۔ اور آپ اس کے لئے باقاعدگی سے گولی DIABENESE کا استعمال فرماتے اور ہومیو پیتھک دوا بھی استعمال فرماتے تھے۔ میں نے دیکھا تھا کہ حضرت صاحب کے پاؤں اکثر متورم ہو جاتے تھے۔ میں نے نشان دہی کی تو فرمایا:

"میں دفتر میں چونکہ زیادہ دیر بیٹھ کر کام کرتا ہوں اس لئے پاؤں سوج جاتے ہیں۔"

بعض دفعہ حضرت صاحب کو سینے میں جلن کی تکلیف بھی محسوس ہوتی جسے آپ معدے کی جلن خیال فرماتے۔ کبھی کبھی آپ کی نبض بھی تیز ہو جاتی۔

26۔ مئی کی شام حضرت صاحب نیچے مغرب اور عشاء پڑھانے گئے (آپ کا قیام اسلام آباد میں بیت الفضل کی بالائی منزل پر ہوتا تھا۔)

تھوڑی دیر بعد میں کسی کام سے کمرے سے باہر جانے لگی اور دروازہ کھولا تو عین اسی وقت حضرت صاحب کو اپنے سامنے پایا۔ ایک دم انہیں غیر متوقع طور پر سامنے پا کر میں ایک لمحے کے لئے ڈری کیونکہ آپ معمول سے ذرا جلد واپس تشریف لے آئے تھے۔ میں نے کہا کہ آپ نے مجھے ڈرا ہی دیا۔ لیکن جب میں نے آپ کا چہرہ دیکھا تو وہ بدلا ہوا تھا اور اس پر تکلیف کو سختی سے جذب کرنے والے تاثرات تھے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ذرا گھبراہٹ سے مجھے فرمایا کہ (عبادت) پڑھاتے پڑھاتے میری طبیعت اچانک خراب ہو گئی میری ٹانگیں بری طرح کانپنے لگیں۔ آخری رکعت میں نے بیٹھ کر صرف اپنی (قوت ارادی) WILL POWER کے ذریعے ادا کی اور اب اوپر بھی صرف قوت ارادی سے ہی سیڑھیاں چڑھ آیا ہوں۔ میں نے پگڑی اور سوٹی پکڑ کر رکھ لی اور اچکن اتروا کر ان سے کہا کہ آپ فوراً لیٹ جائیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ کا بلڈ پریشر چیک کر لوں۔ فرمانے لگے ہاں! بازو پسینے سے شرابور تھے اور قمیض اس سے بالکل تر تھی۔ بلڈ پریشر اس وقت معمول سے بہت زیادہ تھا غالباً 190/120 تھا۔ عام طور پر آپ کا 120/70 ہوتا تھا۔ اور نبض کی رفتار تیز تھی۔ ڈاکٹر نوری آئے تو انہوں نے ای۔ سی۔ جی لینا چاہا۔ پہلے تو آپ نے انکار کر دیا۔ فرمانے لگے "مجھے پتہ ہے میرا دل بالکل صحیح ہے۔"

در اصل میں نے دیکھا تھا کہ حضرت صاحب کی طبیعت یہ بات قبول کرنے کے لئے بالکل تیار نہ تھی کہ ان کے دل کو کوئی تکلیف ہے۔ یہی وجہ تھی کہ جب انہیں دل کی تکلیف ہوئی تو میرا دل بالکل نہیں چاہ رہا تھا کہ میں آپ کو یہ بتا دوں۔ میرا خیال تھا کہ آپ یہ برداشت نہیں کر سکیں گے۔ مگر میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب آپ کو ڈاکٹر نے صاف صاف سب کچھ بتا دیا تو آپ نے کمال حوصلے کے ساتھ بغیر کسی گھبراہٹ کا اظہار کئے اسے قبول کر لیا۔ چنانچہ اس دن آپ نے پہلے تو ای۔ سی۔ جی کروانے میں تامل کیا۔ لیکن پھر فرمانے لگے۔ اچھا تم لوگ چاہتے ہو تو کروا لیتا ہوں تاکہ تم اپنا شک دور کر لو۔ چنانچہ ڈاکٹر نوری صاحب نے ای۔ سی۔ جی لیا۔ لیکن اس پر کوئی خاص بات نظر نہ آئی۔

کچھ دیر آرام کرنے سے اور کھانا کھانے کے بعد (جو کہ اس وقت حضرت صاحب نے اپنے کمرے میں ہی کھایا) طبیعت میں بہتری محسوس کی۔ اس روز دوپہر کا کھانا آپ نے معمول سے کم کھایا تھا۔ اور شام کی چائے پر Snacks بھی کم لئے تھے۔ اس لئے یہی سمجھے کہ خون میں شکر کا لیول (LEVEL) کم ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ اگلے تین چار روز میں حضرت صاحب کی طبیعت پوری طرح ٹھیک نہ ہوئی اور مجھ سے فرمانے لگے کہ میں محسوس کر رہا ہوں کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہو رہی اسی لئے اس شام (26۔ مئی) کے بعد آپ نیچے عبادات کے لئے بھی نہ جا سکے۔ اس دوران حضرت صاحب کو ہلکا ہلکا بخار بھی ہوتا رہا۔ اور کھانسی کی تکلیف بھی رہی۔ غالباً آپ کو دل کا حملہ 26۔ مئی کی شام کو ہی ہوا تھا۔ لیکن فوری طور پر ای۔ سی۔ جی میں علامت نظر نہ آنے کی وجہ سے پہلے اس کا علم نہ ہوا۔ (بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ای۔ سی۔ جی میں فوری طور پر تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔ اس لئے بار بار ای۔ سی۔ جی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے)

29۔ مئی کو ہمارا نتھیا گلی جانے کا پروگرام تھا۔ حضرت صاحب چونکہ کمزوری محسوس کر رہے تھے اس لئے پروگرام ملتوی کر دیا۔

30۔ مئی کی شام مجھ سے فرمایا۔ آج میرا دل بہت اداس ہے۔

31۔ مئی بروز پیر صبح میری آنکھ جلد کھل گئی۔ حضرت صاحب کو کھانسی زیادہ آ رہی تھی میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو ہلکا ہلکا بخار بھی تھا۔ میں نے کہا آپ کا گلا خراب ہے۔ آج ڈاکٹر کو ضرور دکھائیں۔ فرمایا۔ "آپ اپنی تشخیص رہنے دیں اور چپ کر کے سو جائیں۔" مجھے نیند نہیں آ رہی تھی اور کچھ خط لکھنے والے تھے وہ لکھتی رہی۔ پھر صبح ناشتے کا وقت ہوا تو آپ کھانے کی میز پر ہی ناشتہ کرنے گئے اور معمول کے مطابق ناشتہ کیا۔ سب سے باتیں بھی کرتے رہے۔ ناشتے کے بعد کمرے میں واپس آئے۔ الفضل اور کچھ خطوط دیکھے۔ تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گئے' تھکاوٹ محسوس کر رہے تھے۔ میں نے جو خط اپنے بہن بھائیوں کو لکھے ہوئے تھے وہ سنائے۔ ان کی صحت کے متعلق میں نے اپنے بھائی ڈاکٹر حمید کو لکھا تھا کہ ان کی طبیعت شوگر لیول زیادہ گر جانے کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی۔ فرمایا "زیادہ" کا لفظ کاٹ دو اس سے غلطی کا امکان ہے پھر فرمانے لگے کہ اچھا میں دفتر جانے کے لئے تیار ہو جاؤں۔ چنانچہ آپ غسل خانے میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد آپ نے گھبرائی ہوئی آواز میں مجھے بلایا۔ میں غسل خانے کی طرف جلدی سے گئی۔ آپ کمرے میں آ گئے اپنے سلیپر بھی نہ پہنے اور مجھ سے فرمانے لگے کہ مجھ سے سانس نہیں لیا جا رہا۔ سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ یوں لگتا ہے سانس یہاں تک آتا ہے اور آگے نہیں جاتا۔ میں نے انہیں جلدی سے بستر پر لیٹنے کو کہا۔ تھوڑی دیر لیٹ کر آپ نے فرمایا میرا سینہ سیٹھتو سکوپ سے دیکھو۔ جب میں نے ان کے سینے کو Stethoscope کے ذریعہ سنا تو سینے کا تقریباً 2/3 حصہ WET تھا۔ میں جلدی سے باہر گئی اور ڈاکٹر نوری صاحب کو بلوانے کے لئے کہا۔ اس وقت آپ کو سانس لینے میں سخت دقت تھی اور بات بھی بمشکل کر رہے تھے۔ حضرت صاحب کی طبیعت اس وقت بہت ناساز تھی۔ آپ Cardiac Failure میں تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے ای۔ سی۔ جی کرنے کے بعد دل کی اس حالت کا علاج شروع کر دیا اس وقت میرے دل پر کیا گزر رہی تھی۔ یہ سب میرے بیان سے باہر ہے۔ آرام کی غرض سے آپ کو سکون آور ادویہ دینا بھی ضروری تھا۔ اس لئے آپ کو پیتھیڈین Pathedine کا ٹیکہ لگایا گیا۔

شام کو حضرت صاحب نے فرمایا:۔

"میری صحت کے متعلق الفضل میں ایک بلیٹن شائع کروا دو۔ جماعت کو صحیح صورت حال سے آگاہ کر دو لیکن Exageration (مبالغہ) نہ ہو۔ اتنا پیار کرنے والی میری جماعت ہے۔"

رات بھر حضرت صاحب کی طبیعت بہت ناساز رہی۔ چونکہ پیشاب آور دوا بھی دی ہوئی تھی اس لئے بار بار پیشاب آنے اور کھانسی آنے سے آپ کی آنکھ کھلتی رہی۔

اگلے روز شام کو کراچی سے دل کے امراض کے ماہر جنرل شوکت صاحب تشریف لائے۔ ان کے ساتھ راولپنڈی کے ہی ایک اور ڈاکٹر اور ڈاکٹر نوری بھی تھے۔ اگرچہ اس وقت بھی حضرت صاحب کو بات کرنے میں بہت دشواری تھی۔ لیکن آپ پورے حوصلے اور قوت کے ساتھ کوشش کر کے ان سے بات چیت کرتے رہے اور اپنی کیفیت انہیں بتائی۔ باتوں کے دوران آپ نے ان سے فرمایا کہ آپ تدبیر کو انتہا تک پہنچائیں اور ہم دعا کو۔ آگے پھر خدا کی مرضی۔ شروع کے تین چار دن تو طبیعت حد سے زیادہ ناساز تھی۔ اور زیادہ تر وقت نیند آور دوا کا اثر رہتا تھا۔

جنرل شوکت صاحب نے حضرت صاحب کو Catheterise کرنے کا مشورہ بھی دیا۔ کیونکہ آپ کو پیشاب آور دوا دی جا رہی تھی اور بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی تھی جنرل محمود الحسن صاحب نے حضرت صاحب کو Catheterise کیا اور اس دوران ایک معمولی سا اپریشن نما عمل Meaotomy بھی کیا۔ آپ کو اس سے کافی تکلیف ہوئی اور بعد میں مجھ سے رنج کا اظہار بھی فرمایا۔ کہ آپ سے پوچھے بغیر یہ عمل کیوں کیا گیا۔ اور فرمایا۔

"اب یہ معاملہ خدا نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔"

بیماری کے شروع کے تین چار دن طبیعت ناساز تھی۔ نیند آور دوا دی ہوئی تھی لیکن میں نے دیکھا کہ جب آپ بظاہر سو بھی رہے ہوتے تو آپ کے ہونٹ اس طرح سے ہلتے تھے جیسے باتیں کر رہے ہوں۔ کبھی کبھی کوئی فقرہ یا لفظ اونچی آواز میں بھی کہہ دیتے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت گھبراہٹ ہوتی کہ آپ آرام نہیں کر رہے اور غنودگی کی حالت میں بھی کاموں کا بوجھ لے رہے ہیں۔ آپ نے آخری روز دوپہر کو مجھ سے انہیں شروع کے چار دنوں کے بارے میں فرمایا۔ "میں نے اللہ تعالیٰ سے بہت باتیں کیں۔"

پہلے دن آپ کو Lasix Digoxin اور Pethedine دی گئیں۔ تیسرے یا چوتھے دن

ایک اچھی بات

برائی کو ہاتھ سے روکو ایسا نہ کر سکو تو زبان سے۔ ایسا بھی نہ کر سکو تو اپنے دل میں اس فعل کو برا سمجھو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Lasix ایک دن کے لئے بند کی گئی تو آپ کی سانس کی تکلیف دوبارہ بڑھ گئی۔ چنانچہ Lasix دوبارہ شروع کر دی گئی Antibiotics میں سے پہلے Ampiclox 500 mg دی جاتی رہی اور پھر بعد میں Negram بھی دی گئی۔ خون میں شکر ایک دم بہت زیادہ ہو گئی۔ پہلے دن کی رپورٹ کے مطابق غالباً 400 mg% سے بھی زیادہ تھی اس لئے Insuline بھی دی جاتی رہی۔ نیند کے لئے بعد میں Valium 5 بھی دیتے رہے۔ Ativan بھی دی گئی۔ برطانیہ سے آئے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے Heparine (خون پتلا کرنے والی دوائی) بھی شروع کروا دی۔ حضرت صاحب کی عادت تھی کہ کبھی کوئی دوائی اس وقت تک استعمال نہ فرماتے جب تک کہ اس کے متعلق پوری معلومات حاصل نہ کر لیں۔ اس علالت میں آپ اتنی تفصیل سے تو نہیں جان سکتے تھے لیکن پھر بھی کوشش فرماتے کہ انہیں ہر بات کا علم ہو۔ چنانچہ مجھ سے Heparine کے متعلق بھی پوچھا کہ یہ کس لئے استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر شاہد صاحب جو امریکہ سے تشریف لائے تھے انہوں نے بھی دل کا دوران خون بہتر کرنے کے لئے ایک دوا استعمال کروائی تو آپ نے فرمایا کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں نے کوئی دوائی بغیر اس کے متعلق علم حاصل کئے استعمال کی ہے۔

عام دنوں میں مختلف دوائیاں حضرت صاحب بطور Food Suppliment لے لیا کرتے تھے۔ صبح ناشتے کے وقت سویا لیسیتھین 1200 ملی گرام، بی کمپلکس، وٹامن ای 400E ملی گرام اور کیلشیم کے لئے Bone Meal، ایک گولی وٹامن اے لیتے تھے۔

دوپہر کے کھانے کے ساتھ زنک Zinc سویا لیسیتھین اور Gout کے لئے ایک ایک گولی لیا کرتے تھے۔ رات کے وقت بھی صبح ناشتے والی دوائیں ماسوائے بی کمپلکس کے اور وٹامن ای چار سو ملی گرام کی بجائے دو سو ملی گرام کیپسول لیا کرتے تھے۔ اس علالت کے دوران یہ سب دوائیں بند کر دی گئیں۔

دل کے دورے کی وجہ سے نمک کا پرہیز تھا۔ گوشت میں صرف مچھلی اور White Meat کی اجازت تھی اس لئے ان دنوں ایسی غذائیں دینا جو کہ غذائی ضروریات کو بھی پورا کرتی ہوں اور پرہیز کے تقاضوں کو بھی انتہائی مشکل امر تھا۔ دوسرا طبیعت کی کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے بھی حضرت صاحب کی غذا ان دنوں بالکل ہی کم ہو گئی تھی۔

حضرت صاحب Chicken Broth بالکل ہلکے نمک اور سیاہ مرچ کے ساتھ اور ڈبل روٹی کے ایک دو ٹکڑے ساتھ لیتے وہ بھی پوری طرح کھا نہ سکتے۔ دوسرا آپ کو یخنیاں اور سوپ بالکل پسند نہ تھے (ایک مرتبہ مجھے بتایا کہ مجھے صرف ٹماٹر کا سوپ پسند ہے۔ چنانچہ اس سے بھی جلد طبیعت اکتا گئی۔)

پودینے کی چٹنی بغیر نمک اور مرچ کے کبھی کبھی سوپ میں ملا لیتے تاکہ ذائقہ کچھ بہتر ہو۔ مچھلی بھی پسند تھی۔ طبیعت کچھ بہتر ہوئی تو فرمانے لگے۔

"مجھے اپنے کھانے پینے کے متعلق خود ہدایات دینی ہوں گی۔ اور نئی ضروریات کے مطابق خود کھانے کی تفصیل بتانی پڑے گی۔" صبح ناشتہ پر دو انڈے (ابلے ہوئے) اور دو توسٹ لیتے تھے۔ لیکن کمزوری کے باعث وہ بھی پوری طرح سے کھا نہ سکتے تھے۔ جوس میں سے حضرت صاحب کو سیب، سنگترہ اور گریپ فروٹ کے جوس پسند تھے لیکن ان دنوں سنگترہ کے جوس سے گلے میں خراش محسوس کی اس لئے زیادہ سیب کا جوس ہی استعمال فرماتے رہے۔

شروع میں تو بدلے ہوئے معمول کے مطابق آپ کو کھانا پسند نہ آتا تھا لیکن آخری رات کا کھانا آپ نے بہت پسند فرمایا۔ اس رات کھانے میں مچھلی Beans ابلی ہوئی مکئی کے دانے اور ترکاری، سوپ کے علاوہ تھے۔ حضرت صاحب کھانے کی ظاہری شکل میں بھی خوبصورتی کو پسند فرماتے تھے۔ چنانچہ اس رات جب کمرے میں کھانے کی ٹرالی آئی تو آپ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر فرمایا۔ "ٹھہرو پہلے مجھے اسے Enjoy کرنے دو۔" فرمایا آج تم بھی میرے ساتھ کھانا کھاؤ اور وہ حضرت صاحب کا آخری کھانا تھا جو ہم نے اکٹھے کھایا۔ ورنہ جب سے آپ بیمار ہوئے تھے میں پہلے آپ کو کھانا کھلاتی اور بعد میں خود کھاتی۔

پھلوں میں سے چیری کھانے کی ڈاکٹروں نے اجازت دی تھی۔ چنانچہ آخری روز دونوں کھانوں پر حضرت صاحب نے چیری بھی کھائی۔ اس کے علاوہ بھاپ میں دم دے کر نرم کیا ہوا سیب بھی دوران علالت استعمال فرماتے رہے۔ کمزوری اتنی زیادہ تھی کہ تھوڑا سا کھانا کھانے سے ہی سخت تھکاوٹ ہو جاتی تھی۔ اور آپ فرماتے کہ بس مجھے واپس لٹا دو۔ لیکن بیماری کے دوران شدید کمزوری کے باوجود آپ اپنے ہاتھ سے ہی کھانا کھانا پسند فرماتے۔ بعض دفعہ آپ کا نقاہت سے ہاتھ کانپ رہا ہوتا تھا۔

ربوہ میں حضرت صاحب دہی کا استعمال باقاعدگی سے دونوں کھانوں پر کیا کرتے تھے۔ لیکن اسلام آباد جا کر یہ عادت چھٹ جاتی کیونکہ وہ دہی آپ کو پسند نہ آتا تھا۔ علالت کے دوران آپ کو Glossitis کی شکایت بھی پیدا ہو گئی۔ میں نے ڈاکٹر مبشر صاحب کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ دہی کھانے میں دیں لیکن میری پوری کوشش کے باوجود حضرت صاحب وہ نہ لیتے۔ کیونکہ اس کا ذائقہ انہیں پسند نہ آتا تھا۔ بھینس کا خالص دودھ بھی منگوایا جاتا لیکن بات نہ بنتی۔

علالت کی دوسری رات ربوہ سے ڈاکٹر مبشر احمد صاحب بھی آ گئے۔ اسی شام جنرل شوکت صاحب کراچی سے تشریف لائے اور اگلے روز واپس چلے گئے۔ پھر ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ربوہ سے، ڈاکٹر جینکنز Jankins انگلستان سے اور ڈاکٹر شاہد صاحب امریکہ سے تشریف لائے۔ ڈاکٹروں کی اس ٹیم نے حضرت صاحب کی اس علالت میں ان کی تیمارداری اور علاج کیا۔

ڈاکٹر جینکنز کا قیام غالباً تین روز تک رہا اور پھر وہ واپس چلے گئے۔ باقی تمام ڈاکٹرز آخر وقت تک وہیں رہے۔ ڈاکٹر جینکنز نے حضرت صاحب سے ان کی بیماری کے متعلق تفصیل سے گفتگو کی اور انہیں بتایا کہ آپ کو بڑا سخت ہارٹ اٹیک Major Heart Attack ہوا ہے۔ ابھی تک مجھ میں یہ حوصلہ نہ تھا کہ میں آپ کو صاف یہ بتا دیتی اور نہ ہی کسی اور ڈاکٹر نے حضرت صاحب کو بتایا تھا۔ مجھے گھبراہٹ تھی کہیں آپ اس بات کا طبیعت پر بہت زیادہ اثر نہ لیں۔ لیکن آپ نے کمال حوصلہ اور بشاشت کے ساتھ اسے قبول کیا اور بالکل کسی گھبراہٹ کا اظہار نہ فرمایا۔

حضرت صاحب نے آخری چاکلیٹ Toble Rone کھایا۔ میں نے اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیئے تھے۔ اس روز حضرت صاحب کے خون میں شکر کی مقدار کافی کم ہو گئی تھی اور ڈاکٹری ہدایت کے مطابق کچھ میٹھے کی ضرورت تھی۔ میں نے آپ کو چاکلیٹ دیا جو آپ نے شوق سے کھایا۔ اپنے ساتھ مجھے بھی کھلاتے رہے۔

ربوہ کو حضرت صاحب اس علالت میں برابر بہت یاد کرتے رہے۔ دو تین بار مجھ سے فرمایا۔
"ہم ربوہ کب جائیں گے۔"؟

آخری روز بھی ربوہ کو یاد فرماتے رہے اور پھر شکار کا ذکر بھی فرمایا۔ آخری روز دوپہر کے کھانے کے وقت آپ نے مجھ سے کافی باتیں کیں۔ آپ کے چہرے کا تاثر اور لہجہ مجھے کبھی نہیں بھول سکتا۔ جب آپ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ

"اس بیماری کے پہلے چار دن میں نے اللہ تعالیٰ سے بہت باتیں کیں۔"

پھر فرمایا:۔

"دیکھو نا! 73 سال اس نے مجھ پر اتنے انعامات اور اتنے فضل کئے میں نے اس سے کہا اگر اب تو مجھے بلانا چاہتا ہے تو میں راضی ہوں لیکن میں نے کچھ کام ایسے شروع کئے ہوئے ہیں جن کی تکمیل کے لئے مجھے دس پندرہ سال چاہئیں۔"

یہ بات سن کر میرے دل میں سخت رنج پیدا ہوا۔ میں نے اپنے آپ کو روکنا تو بہت چاہا لیکن رہا نہ گیا۔ آخر میں نے کہا۔ "آپ کو میرا خیال نہیں آیا۔"

فرمایا:۔

"کیوں نہیں آیا تمہارا خیال۔ میں تمہیں بھی اپنے پاس بلا لوں گا۔ تم نے یہاں رہ کر کیا کرنا ہے۔"

یہ سن کر میں ہنس پڑی اور کہا:۔

"اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔"

شام کے وقت تقریباً پانچ سے چھ بجے کے درمیان حضرت صاحب لیٹے لیٹے دعائیں مشغول رہے۔ میں کسی کام کی غرض سے دو بار پلنگ کے قریب آئی تو اشارے سے مجھے بات کرنے سے منع فرمایا۔ بیماری میں زیادہ بات چیت سے آپ کو منع کیا گیا تھا۔ اگر آپ کو میں کبھی بات کرنے سے منع کرتی تو آپ مسکراتے ہوئے بچوں کی طرح منہ پر انگلی رکھ لیتے اور خاموش ہو جاتے۔

اس روز شام کے وقت آپ کافی دیر تک ڈاکٹر نوری صاحب اور ڈاکٹر مبشر صاحب سے باتیں کرتے رہے۔ مجھے خیال آیا کہ آپ کہیں تھک نہ جائیں۔ اس لئے میں نے ڈاکٹر مبشر صاحب سے آہستہ سے کہا کہ بہت دیر ہو گئی ہے۔ آپ کو باتیں کرتے ہوئے۔ پوچھنے لگے کیا کہہ رہی ہیں؟ جب انہوں نے بتایا تو فرمایا:۔

"آج تو میرے چلنے کا دن تھا (ڈاکٹری Schedule کے مطابق اس دن انہیں چند قدم کمرے میں چلانے کے لئے کہا گیا تھا) مجھے باتیں کرنے دو۔"

قریباً پونے بارہ بجے آپ نے عزیزہ شکری اور عزیزہ نصرت کو رخصت کیا کیونکہ انہوں نے صبح ربوہ جانا تھا۔ ان کے جانے کے بعد پھر آپ مجھ سے باتیں کرتے رہے۔ اب آواز میں کمزوری آتی جا رہی تھی۔ میں نے سمجھا شاید نیند آنے کی وجہ سے آپ کی آواز مدھم ہو رہی ہے۔ میرا ہاتھ پکڑ کر آپ اپنے سینہ پر کچھ دیر ملتے رہے۔ شاید تکلیف کا کوئی احساس ہو رہا تھا۔ بارہ بجنے میں شاید دو چار ہی منٹ ہوں گے کہ آپ کروٹ لیتے ہوئے اور بات کرتے ہوئے اچانک رک گئے۔ میں نے آپ کے چہرے کی طرف دیکھا تو یہی کہا کہ "آپ مذاق کر رہے ہیں مجھے ڈرا رہے ہیں۔" لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا تو میں گھبرا گئی اور فوراً کمرے سے باہر جا کر ڈاکٹر بلوانے کے لئے کہا۔ واپس آ کر آپ کو پھر دیکھا۔ مجھے نبض محسوس نہ ہوئی۔ اتنے میں باقی سب ڈاکٹرز بھی آ گئے اور پھر قریباً آدھے پونے گھنٹے تک وہ ہر قسم کی کوششیں کرتے رہے۔

دل کی حرکت بحال کرنے کے لئے Electric Shocks کئی بار دیئے گئے شروع میں چند مرتبہ تو ایسا ہوا کہ دل کی حرکت چند لمحوں کے لئے نارمل ہو جاتی لیکن پھر فوراً ہی Venticicular Fibrilations شروع ہو جاتیں۔ اسی اثناء میں مختلف دواؤں کے ٹیکے Solucortef Bicarbonate اور Adrenaline وغیرہ اور آکسیجن بھی دی جاتی رہی۔ لیکن پھر ہر چیز کا اثر ہونا بند ہو گیا۔

الٰہی تقدیر کے سامنے سب بے بس تھے۔ پونے ایک بجے کے قریب ڈاکٹروں نے حضرت صاحب کی وفات کی خبر باہر دے دی۔

حضرت صاحب کو اسلام آباد میں ہی غسل

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

سائنسی آگہی

اختر شماری صرف شاعرانہ بات نہیں ہے بلکہ آپ اپنے کسی نہ کسی دوست کو یہ کہتے سنیں گے کہ ہم نے تو تارے گن گن کر رات کاٹی۔ بات یہ ہے کہ جب رات کو نیند نہ آئے تو انسان آسمان کی طرف دیکھتا رہتا ہے۔ اور یوں لگتا ہے کہ وہ تارے گن رہا ہے۔ تارے گن تو نہیں سکتا لیکن اس طرح آسمان کی طرف دیکھنا محاورۃً تارے ہی گننا ہے۔ ایک دفعہ جب ہم سکول میں پڑھتے تھے تو ہمارے ایک استاد صاحب نے دو ماہ کی چھٹی لی اور پتہ چلا کہ یہ چھٹی انہوں نے اس لئے لی ہے کہ انہیں رات کو نیند نہیں آتی۔ ایک اور استاد صاحب کہنے لگے کہ ان کے تو مزے ہو گئے۔ دن کو بھی جاگیں رات کو بھی جاگیں اور رہیں بھی چھٹی پر۔ لیکن حقیقتاً یہ مزے کی بات نہیں ہے۔ نیند انسان کی ضرورت ہے اس کی صحت کے لئے اور اس کی زندگی کے قیام کے لئے نیند لازم ہے۔ ایک رات نیند کا نہ آنا تو برداشت کر بھی لیا جاتا ہے اگرچہ وہ بھی مشکل سے۔ لیکن اگر کئی راتیں نیند نہ آئے تو یقیناً زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ نیند کے متعلق بتایا گیا ہے کہ مختلف عمر کے لوگوں کو نیند کی ضرورت بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ بچوں کو آٹھ دس گھنٹے سونا چاہئے۔ اور معمر لوگوں کو ساڑھے چار سے پانچ گھنٹے تک سونا کافی ہوتا ہے۔ اکثر لوگ تو مزے کی نیند سوتے ہی ہیں۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو سو نہیں سکتے۔ ساری ساری رات پریشان رہتے ہیں۔ سوچتے رہتے ہیں اور یہ سوچنا کسی خاص امر کے متعلق نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر کسی خاص امر کے متعلق ہو تو اس کا کوئی نتیجہ بھی نکلے۔ اور یوں جاگنا ان کے لئے مفید ثابت ہو۔ لیکن یہ سوچ پریشان خیالی کی سوچ ہوتی ہے۔ وہ کسی بات پر ٹکتے نہیں۔ ایک بات سے دوسری بات اور دوسری بات سے تیسری بات۔ اور اس طرح یہ ساری سوچ بے نتیجہ رہتی ہے۔

بعض لوگ ایسے ہیں جو خود تو آرام سے سوتے ہیں لیکن دوسروں کی نیند حرام کر دیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو رات کو خراٹے لیتے ہیں سوتے ہیں تو اتنی زور زور سے خراٹے لیتے ہیں کہ قریب ہی سونے والا آدمی سو نہیں سکتا بلکہ ہم نے تو سنا ہے کہ یورپ میں بعض عورتوں نے اسی لئے اپنے خاوندوں سے طلاق لے لی کہ وہ خراٹے لیتے تھے۔ وہ اس بات کو برداشت ہی نہ کر سکتی تھیں کہ انہیں رات کو آرام کی نیند نہ سونے دیا جائے اور ان کے خاوند کے خراٹے انہیں بار بار جگاتے رہیں۔ خراٹوں کی بات ہو رہی ہے تو یہ بھی بتاتے چلیں کہ خراٹے خطرناک بھی ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات خراٹے لینے والا کئی سیکنڈ تک سانس نہیں لے سکتا۔ اگرچہ کئی سیکنڈ تک سانس لینے کے بعد پھر خراٹے لینے لگ جاتا ہے لیکن اس بات کا امکان موجود رہتا ہے کہ یہ وقفہ جو سانس نہ لینے کے لئے اسے پیش آیا اس دوران میں اس کی موت بھی واقع ہو سکتی تھی۔ ایسی موتیں ریکارڈ پر موجود ہیں کہ خراٹے لیتے ہوئے سانس بند ہو گئی اور اس سے موت واقع ہو گئی۔

اسی طرح سونے کے متعلق اور بہت سی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ بعض لوگ سوتے تو ہیں لیکن تھوڑی دیر بعد انہیں جاگ آ جاتی ہے۔ اسی لئے نفسیات کے ماہرین نے کہا ہے کہ عام طور پر ایک شخص رات کے وقت پانچ پانچ خوابیں دیکھتا ہے۔ غالباً جو لوگ اس طرح جاگ جاگ اٹھتے ہیں وہی پانچ خوابیں دیکھتے ہوں گے۔ ورنہ اگر ساری رات سویا جائے تو یہ احساس نہیں ہو سکتا کہ ایک خواب سے زیادہ خواب دیکھے ہیں۔ لیکن جو لوگ جاگ اٹھتے ہیں اور پھر سو جاتے ہیں اور رات کو کئی دفعہ ایسا کرتے ہیں انہیں عام طور پر خواب جگا دیتے ہیں۔ خواب آ رہا ہوتا ہے اور اچانک ان کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد سو جاتے ہیں۔ پھر ان کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے اور اس طرح ہو سکتا ہے کہ رات کو وہ پانچ پانچ دفعہ جاگتے ہوں اور سوتے ہوں اور پانچ پانچ خوابیں دیکھتے ہوں۔ ورنہ تو عام طور پر انسان رات کے وقت ایک ہی خواب دیکھتا ہے۔ جب وہ سرہانے پر سر رکھ کر سو جاتا ہے اور صبح اٹھتا ہے تو اسے صرف ایک خواب یاد رہتا ہے۔

بہرحال سونے کے متعلق یہ ساری باتیں تو ایسی ہیں جو ہم سمجھتے ہیں اگر سب نہیں تو بہت سے لوگ جانتے ہیں لیکن اب ایک بات ایسی ہے جسے فی الحال بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ اور وہ بات یہ ہے کہ دہلی کے ایک ہسپتال میں ڈاکٹر ایم ایس کنور کی زیر نگرانی ایک سلیپ لیب (Sleep Lab) کھولی گئی ہے۔ لیب یعنی لیبارٹری۔ سونے سے متعلق لیبارٹری۔ کسی نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ یہ لیبارٹری کیا ہے تو انہوں نے نیند کے متعلق بہت سی باتیں بتا کر کہا کہ اس لیبارٹری میں ساری باتوں کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ رات کے پہلے نصف میں ہم مشینیں وغیرہ لگا کر یا کچھ دوائیں دے کر تجزیہ کرتے ہیں اور پھر رات کے دوسرے حصہ میں ہم اس تجزیہ پر غور کرتے ہیں اور صبح کے وقت نیند کے مریض کو واپس گھر بھیج دیتے ہیں۔ غور و فکر کے بعد ہم جس نتیجہ پر پہنچتے ہیں اس نتیجہ سے مریض کو آگاہ کرنے کے لئے دوبارہ بلایا جاتا ہے۔ اور اسے بتایا جاتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ اسے نفسیات کے بعض نکات ہی کی وجہ سے آرام آ جائے گا یا اسے کچھ دوائیں استعمال کرنی پڑیں گی۔ یا اپنی زندگی کا رہن سہن بدلنا پڑے گا۔ خراٹوں کے متعلق تو یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر سیدھے لیٹے خراٹے آتے ہیں تو ایک پہلو پر ہو کر سو جائیے۔ یا دوسرے پہلو پر ہو کر سو جائیے۔ یا آپ کی پوزیشن کوئی بدل دے تو خراٹے کم ہو جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم مریض کو بتاتے ہیں کہ اس کی حالت کے تجزیہ کے بعد غور و فکر کر کے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

غالباً یہ سلیپ لیب دنیا کی پہلی ایسی لیبارٹری ہے جس میں نیند کے متعلق یعنی نیند آنے یا نیند کے نہ آنے کے متعلق تجزیہ بھی کیا جاتا ہے اور غور و فکر بھی اور اس کے بعد علاج بھی۔ یہ ڈاکٹر ایم ایس کنور کا ذاتی آئیڈیا ہے اور وہی اس کو آگے بڑھانے کے لئے مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ انسان آرام کی نیند سوئے۔ اگر سونے میں اسے کوئی دقت ہو تو وہ اس لیبارٹری میں آئے۔ یا دنیا کے دوسرے علاقوں میں بھی ایسی ہی لیبارٹریاں کھولی جائیں جہاں وہ آ کر اپنی مشکل پیش کر کے اس کا حل معلوم کرنے کی کوشش کریں۔

ایم۔ ایس کنور کا یہ خیال کتنا اچھا ہے کہ دن بھر تو لوگ کام کرتے ہی ہیں اور تھک تھکا کر جب چارپائی پر لیٹتے ہیں تو انہیں پرسکون نیند آنی چاہئے۔ وہ خود بھی سوئیں اور دوسروں کے سونے میں مخل بھی نہ ہوں۔ خدا کرے کہ ایسی لیبارٹریاں دنیا کے ہر حصے میں شروع کر دی جائیں اور وہ لوگ چاہے ان کی تعداد کم ہی ہو جو آرام سے سو نہیں سکتے وہ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ بھی خدمت خلق ہے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ انسان واقعی آرام کی نیند سو سکے کیونکہ اگر وہ آرام کی نیند سوئے گا نہیں تو وہ مطمئن دل کے ساتھ کام بھی نہیں کر سکے گا۔ گویا کہ رات بھی مشکل میں رہا اور دن کو بھی کام نہ کر سکا۔ زندگی تو اس کی اجیرن ہو گئی نا۔

اس دفعہ ہم نے آپ کو اس نئی سلیپ لیب کے متعلق بتایا ہے یہ آگہی جو ہم نے آپ کو دی ہے کیسی لگی۔

OOO

بقیہ صفحہ ۸

دیئے جانے کا فیصلہ ہوا۔ وفات کے تھوڑی دیر بعد ہی صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کمرے میں آئے اور غسل دیئے جانے کے لئے مجھ سے پوچھا۔ میں ذہنی طور پر تیار نہ تھی۔ میں نے کہا ابھی ٹھہریں۔ آپ خاموشی سے باہر چلے گئے۔ میرے ساتھ جو عزیز خاتون بیٹھی تھیں انہوں نے مجھ سے کہا کہ دو تین بار ایسا ہوا کہ آپ آتے، مجھ سے پوچھتے۔ میں انکار کرتی تو آپ خاموشی سے باہر چلے جاتے۔ مجھے صرف اتنا یاد ہے کہ میرا ذہن اس بات کے لئے تیار نہ ہو رہا تھا۔ مجھے گھبراہٹ تھی کہ اتنی جلدی کیوں؟ لیکن پھر یاد ہے کہ جب آپ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آ کر مجھ سے دوبارہ پوچھتے تو آخر میں نے کہا۔ اچھا۔

بعد میں جس بات کا میرے دل پر اثر ہوا وہ یہ تھی کہ اگرچہ اس موقع پر وقت ضائع کرنے کی گنجائش نہ تھی لیکن جو ذہنی کیفیت اس وقت میری تھی اس کے پیش نظر آپ بڑے تحمل اور صبر سے میرے انکار کرنے پر واپس چلے جاتے اور دوسری کوئی بات نہ کہتے۔

اسلام آباد سے واپسی کا سفر میرے لئے زندگی کا کربناک ترین سفر تھا۔ میرے ساتھ موٹر میں صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ آئیں۔ اگلی سیٹ پر عزیزم میاں انس احمد صاحب اور رحمت صاحب ڈرائیور تھے۔

میرے ساتھ اسی موٹر میں جب چند دن پہلے ہم اسلام آباد آئے تو حضرت صاحب تشریف فرما تھے اور اب وہ میرے ساتھ نہ تھے۔ میں بے چین ہو ہو کر اس وین کو دیکھنے کی کوشش کرتی جس میں آپ کا جنازہ رکھا ہوا تھا۔

گیارہ، ساڑھے گیارہ بجے ہم ربوہ پہنچ گئے۔ ہمارے کمرے میں ہر چیز ویسے ہی پڑی تھی جیسے ہم چھوڑ کر گئے تھے لیکن پھر بھی سب کچھ کتنا بدل گیا تھا۔

حضرت صاحب کا جنازہ آپ کے دفتر کے بالمقابل ایک کمرے میں رکھا گیا اور پھر بڑے ہال میں رکھا گیا۔ میں کبھی آپ کے پاس جا کر بیٹھتی اور کبھی اپنے کمرے میں آ جاتی۔

دس جون کو جب آپ کا جنازہ ابھی ہال کمرے میں ہی رکھا ہوا تھا میں اپنے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں بیٹھی تھی۔ مجھے نیند نہ آتی تھی لیکن چند لمحوں کے لئے میری آنکھیں بند ہوئیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کمرے کے دروازے تک آئے ہیں۔ آپ کے ساتھ ایک اور شخص ہے جسے میں نے نہیں پہچانا۔ آپ نے دروازے میں کھڑے ہو کر مجھے دیکھا اور فرمایا۔ "سو گئی ہے! رو تو نہیں رہی۔" اور واپس چلے گئے۔

آپ کی علالت کے دوران ایک روز میں نے جبکہ میں آپ کے قریب تھی یہ نظارہ دیکھا کہ میرے سامنے ایک سفید کاغذ آیا جس پر کسی پروگرام کا شیڈول لکھا ہوا ہے۔ میں اس کے درمیان میں سے صرف دو باتیں پڑھ سکی۔ "ڈیڑھ بجے" اور "جنازہ"۔ اس وقت میری طبیعت پر اس نظارے کا بہت اثر ہوا اور میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے۔ آپ باتیں کر رہے تھے میں نے آپ سے اس کا ذکر نہ کیا۔

دس جون کو ڈیڑھ بجے دوپہر انتخاب امامت کا وقت مقرر ہوا اور اس کے بعد حضرت امام جماعت الرابع نے بعد عصر آپ کا جنازہ پڑھایا۔

گھر سے جب آپ رخصت ہوئے تو میں وہی دعائیں پڑھتی رہی جو سفر کے وقت آپ پڑھا کرتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30692 میں رقیہ ارم قریشی بنت محمد شفیع قریشی قوم قریشی ہاشمی پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-4-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رقیہ ارم قریشی R-772/8 عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 مبارک احمد راجوری وصیت نمبر24517-

مسل نمبر30693 میں عرشی شفیق بنت افتخار احمد قوم مرزا پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 772/8 عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-4-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ سوائے لونگ مالیتی۔/1200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عرشی شفیق 772/8 عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر2 مبارک احمد راجوری وصیت نمبر24517

مسل نمبر30694 میں امتہ الرؤف زوجہ تیمور وہاب احمد قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-4-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ۔/10000 روپے۔ اور زیورات طلائی بیس تولہ مالیتی۔/100000 روپے۔ کل جائیداد۔/110000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرؤف R-817/8 عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 تیمور وہاب احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر30695 میں افتخار الحق ولد ملک اعجاز الحق قوم ککے زئی پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-4-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ افتخار الحق ولد ملک اعجاز الحق گلشن اقبال کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 ملک جاوید احمد وصیت نمبر21986-

مسل نمبر30696 میں خلیق احمد ولد بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن L-2489 بلاک نمبر2 کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-4-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر L-2489 بلاک 2 میٹروول III کراچی برقبہ 90 مربع گز مالیتی ساڑھے پانچ لاکھ روپے جس پر قرض۔/300000 روپے ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3700 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خلیق احمد L-2489 بلاک 2 میٹروول III کراچی 75330 گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 جاوید احمد ملک وصیت نمبر21986-

مسل نمبر30697 میں اسد سعید ولد سعید احمد خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-4-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اسد سعید 688-2 میٹروول بلاک نمبر1 کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 جاوید احمد ملک وصیت نمبر -21986

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 11- اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 دینی تعلیمات
2-00 بچوں کی حضرت صاحب سے ملاقات
3-00 چینی زبان سیکھئے
3-30 حکایات شیریں
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب
6-00 الزامات کے جواب۔ سیشن دوم 94-1-19
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 چینی زبان سیکھئے
8-30 حکایات شیریں
9-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بچوں کی ملاقات
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
11-30 متفرق پروگرام
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام
1-00 خطبہ-96-5-24
2-00 انگریزی دان دوستوں سے حضرت صاحب کی ملاقات
3-00 اردو کلاس-حضرت صاحب کے ساتھ
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
5-00 خطبہ-96-5-24
6-00 انگریزی دان دوستوں سے حضرت صاحب کی ملاقات
7-00 اراؤنڈ دی گلوب
8-00 لقاء مع العرب
9-00 البانین پروگرام۔ مجلس سوال وجواب 94-9-1 حصہ سوم
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 خطبہ-96-5-24 جرمن ترجمہ کے ساتھ

سوموار 12- اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 اے لیٹر فرام لندن۔ از امیر صاحب برطانیہ
1-30 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب
3-30 نارویجین زبان سیکھئے
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب(دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب(دوبارہ)
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ(دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے(دوبارہ)
9-00 انگریزی دان دوستوں سے حضرت صاحب کی ملاقات
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
11-00 اے لیٹر فرام لندن۔ از امیر صاحب برطانیہ
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام
1-00 لقاء مع العرب
2-00 اردو پروگرام۔ تقریر از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب موضوع سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-8-12 (نیا)
7-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس۔ بیڈمنٹن میچ
8-00 لقاء مع العرب(نیا)
9-00 ترکی زبان میں پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام
ا۔ سپورٹس ۲۔ متفرق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفٰے تبسم

کھیل کھلاڑی

Atlanta 1996

اٹلانٹا اولمپکس ختم ہو گئے

اٹلانٹا میں ہونے والے سو سالہ اولمپکس مقابلے اپنے اختتام کو پہنچے وائس آف امریکہ کے مطابق اگرچہ ابتداء سے لے کر اختتام تک 26ویں اولمپکس کھیلوں میں دہشت گردی کا سائیہ طاری رہا تاہم 197 سے ممالک سے آئے ہوئے 10 ہزار سے زائد کھلاڑیوں' اور حکام کے علاوہ لاکھوں امریکی وغیر ملکی شائقین نے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ اختتامی تقریب میں امریکی نائب صدر الگور مہمان خصوصی تھے۔

اولمپکس کے آخری دن 18 میڈل جیتے گئے سب سے پہلے مردوں کی میراتھن دوڑ ہوئی جو صبح 7.05 پر شروع ہوئی اور 2 گھنٹے 12 منٹ اور 26 سیکنڈ کے بعد جنوبی افریقہ کے اتھلیٹ نے یہ ریس جیت لی اس طرح ریس جیتنے والے پہلے جنوبی افریقی کھلاڑی بن گئے۔ آخر میں پہنچنے والے اتھلیٹ افغانی کھلاڑی باصر واصفی تھے۔

امریکہ نے سب سے زیادہ میڈل جیتے۔ بی بی سی کے مطابق پچھلے 28 سال میں پہلی بار کسی ملک نے ان مقابلوں کا بائیکاٹ نہیں کیا۔ میڈل کے اعتبار سے روس دوسرے نمبر پر رہا۔ بھارت نے کانسی کا ایک تمغہ حاصل کیا۔ جبکہ پاکستان کوئی بھی میڈل حاصل نہ کر سکا۔

چار ریلے دوڑوں میں سے تین امریکہ نے جیت لیں۔ لیکن امریکہ کی ٹیم کارل لوئیس کی عدم موجودگی میں مردوں کی 400 میٹر ریلے ریس ہار گئی۔ اس مقابلے میں کینیڈا کی ٹیم نے سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ عورتوں کی 400 میٹر دوڑ امریکی ٹیم نے جیتی۔ مردوں کی جیولن تھرو کا گولڈ میڈل چیک جمہوریہ کے جین زنرلی نے حاصل کیا۔ 70 برس کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے جب کسی نے لگاتار دو اولمپکس میں جیولن تھرو کا گولڈ میڈل جیتا ہے۔ روس کی موتیلانہ نے 15 سو میٹر دوڑ کا مقابلہ جیت کر سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ جبکہ الجیریا کے نور الدین نے مردوں کی 15 سو میٹر دوڑ جیت کر سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ براونڈی کے وینٹے نیئون گاوئے نے 5 ہزار میٹر دوڑ میں سونے کا تمغہ جیتا۔ وہ پہلی بار اولمپکس مقابلوں میں شریک ہوئے تھے۔ ٹینس نے مردوں کے سنگلز کا گولڈ میڈل امریکہ کے آندرے اگاسی نے سپین کے سرگئی بوگیرہ کو ہرا کر جیتا 1924ء کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ جب یہ گولڈ میڈل امریکہ کے کسی کھلاڑی نے جیتا۔ باکسنگ میں کیوبا کے باکسروں نے سونے کا دو تمغے جیتے ہیوی ویٹ کیٹیگری میں کیوبا کے 10 برسوں سے ناقابل شکست چیمپین فلکس سیون نے سونے کا تمغہ جیتا

روس کے باکسروں نے نیہم ویٹ میں سونے کا تمغہ جیتا۔ امریکہ کی مردوں کی باسکٹ بال ٹیم نے یوگوسلاویہ کو ہرا کر سونے کا تمغہ جیتا۔ اولمپک میراتھن جنوبی افریقہ کے جوسیا تھگوین نے سنسنی خیز مقابلے کے بعد جیت لی۔ انہوں نے یہ فاصلہ 2 گھنٹے 12 منٹ اور 36 سیکنڈ میں طے کیا۔ جنوبی کوریا اور کینیا کے اتھلیٹس نے بالترتیب چاندی اور کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ دوسرے نمبر پر آنے والے جنوبی کوریا کے اتھلیٹ لی جونگ نے یہ فاصلہ 2 گھنٹے 12 منٹ 39 سیکنڈ میں طے کیا۔ امریکہ نے 44 گولڈ میڈل جیت کر پہلے نمبر پر روس دوسری اور جرمنی تیسری' چین چوتھے' فرانس پانچویں اور اٹلی چھٹے نمبر پر رہا۔

امریکہ نے مجموعی طور پر 101 تمغے حاصل کئے جن میں 32 چاندی اور 25 کانسی کے تمغے شامل ہیں۔ روس سونے کے 26 چاندی کے 21 اور 16 تمغے لے کر دوسرے نمبر پر رہا۔ اور کانسی کے 27 تمغے لے کر تیسرے نمبر پر رہا۔ چین سونے کے 16 چاندی کے 22 اور کانسی کے 12 تمغے لے کر چوتھے نمبر پر رہا۔ فرانس سونے کے 15 چاندی کے 7 کانسی کے 15 تمغے لے کر پانچویں نمبر پر رہا۔ جبکہ اٹلی سونے کے 13 چاندی کے 10 اور کانسی کے 12 تمغے لے کر چھٹے نمبر پر رہا' آسٹریلیا' کیوبا اور یوکرائین نے سونے کے 9-9 تمغے جیتے۔

مردوں کے ہینڈ بال کے مقابلوں میں کروشیا نے سویڈن کو شکست دے دی اور گولڈ میڈل جیت لیا جبکہ سپین نے تیسری پوزیشن حاصل کر کے براونز میڈل جیتا

اور اب میڈلز پوزیشن۔

تمغوں کی پوزیشن

ملک	سونے	چاندی	کانسی	کل
امریکہ	44	32	52	101
روس	26	21	16	63
جرمنی	20	18	27	65
فرانس	15	7	15	37
چین	16	22	12	50
اٹلی	13	10	12	35
آسٹریلیا	9	9	23	41
کیوبا	9	8	8	25
یوکرائن	9	2	12	23
جنوبی کوریا	7	15	5	27
ہنگری	7	4	10	21
پولینڈ	7	5	5	17
سپین	5	6	6	17
رومانیہ	4	7	9	20
ہالینڈ	4	5	10	19
یونان	4	4	0	8
جمہوریہ چیک	4	3	4	11
سوئٹزرلینڈ	4	3	0	7
ڈنمارک	4	1	1	6
ترکی	3	1	1	6
کینیڈا	3	11	8	22
بلغاریہ	3	7	5	15
جاپان	3	6	5	14
قازقستان	3	4	4	11
برازیل	3	3	9	15
نیوزی لینڈ	3	2	1	6
جنوبی افریقہ	3	1	1	5
آئرلینڈ	3	0	1	4
سویڈن	2	4	2	8
ناروے	[illegible]	2	3	7
بیلجیم	2	2	2	6
نائیجیریا	2	1	3	6
شمالی کوریا	2	1	2	5
الجیریا	2	0	1	3
ایتھوپیا	2	0	1	3
برطانیہ	1	8	6	15
بیلاروس	1	6	8	15
کینیا	1	4	3	8
جمیکا	1	3	2	6
فن لینڈ	1	2	1	4
انڈونیشیا	1	1	2	4
یوگوسلاویہ	1	1	2	4
ایران	1	1	1	3
سلوواکیہ	1	1	1	3
آرمینیا	1	1	0	2
کروشیا	1	1	0	2
پرتگال	1	0	1	2
تھائی لینڈ	1	0	1	2
برونڈی	1	0	0	1
کوسٹاریکا	1	0	0	1
ایکواڈور	1	0	0	1
ہانگ کانگ	1	0	0	1
شام	1	0	0	1
ارجنٹائن	0	2	1	3
نمیبیا	0	2	0	2
سلووینیا	0	2	0	2
آسٹریا	0	1	2	3
ملائیشیا	0	1	1	2
مالدووا	0	1	1	2
ازبکستان	0	1	1	2
آذربائی جان	0	1	0	1
بہاماز	0	1	0	1
لٹویا	0	1	0	1
فلپائن	0	1	0	1
تائیوان	0	1	0	1
ٹونگا	0	1	0	1
زیمبیا	0	1	0	1
جارجیا	0	0	2	2
مراکو	0	0	2	2
ٹرینیڈاڈ	0	0	2	2
بھارت	0	0	1	1
اسرائیل	0	0	1	1
لیتھونیا	0	0	1	1
میکسیکو	0	0	1	1
منگولیا	0	0	1	1
موزمبیق	0	0	1	1
پیورٹو	0	0	1	1
تنزانیہ	0	0	1	1
یوگنڈا	0	0	1	1

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 7- اگست 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس (نیا)
1-00 اراؤنڈدی گلوب۔ہماری کائنات
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع 96-8-6 (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے
3-30 حکایات شیریں
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب
6-00 طبی معاملات۔گردوں اور تھائیرائڈ کے مسائل حصہ دوم (دوبارہ)
6-30 ایک نئے احمدی کے ساتھ بات چیت (دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے-(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع 96-8-6 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 اراؤنڈدی گلوب۔ہماری کائنات
11-30 متفرق پروگرام
12-00 روسی پروگرام
1-00 لقاء مع العرب
2-00 بنگلہ پروگرام۔ بنگلہ دیشی احباب کے ساتھ ملاقات
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 افریقن پروگرام
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت الرابع 96-8-7 (نیا)
7-00 درثمین حصہ دوم
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر
11-00 جرمن پروگرام

امداد طلباء

○ آج کل سالانہ امتحانات کے بعد مستحق اور ضرورت مند طلباء کی طرف سے نئی کتب وغیرہ کا بہت زیادہ مطالبہ ہوتا ہے صدر انجمن احمدیہ کے تحت چلنے والا منصوبہ "امداد طلباء" مشروط بامد ہے جس کے تحت طلباء کی اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔ تاکہ رقم کی کمی کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر نہ ہو۔

(نگران امداد طلباء)

نمایاں کامیابی

○ عزیز عمران قمر ابن مکرم مقبول احمد صاحب نے امسال لاہور بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں گورنمنٹ ہائی سکول نمبر1 سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ سے 722/850 نمبر حاصل کر کے نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کی یہ کامیابی مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 6- اگست- 1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ سرگودھا ڈویژن کے کمشنر سید تجمل حسین کو گزشتہ روز اس وقت گولی مار کر قتل کر دیا گیا جب وہ آفیسرز کلب سرگودھا میں کھیلنے کے بعد اپنے دوستوں سے گپ شپ میں مصروف تھے۔ آٹھ بجے کے قریب ایک نامعلوم شخص آفیسرز کلب میں داخل ہوا جس نے کمشنر سرگودھا پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ ان کو بچانے کے لئے ان کا ایک قریبی دوست مدن لال ساہنی ان کی طرف دوڑا مگر وہ بھی حملہ آور کی گولیوں کی زد میں آکر شدید زخمی ہوا۔ ملزم جائے وقوعہ سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ کمشنر سرگودھا اور ان کے دوست کو انتہائی تشویش ناک حالت میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال لایا گیا جہاں کمشنر صاحب زخموں کی تاب نہ لا کر دم توڑ گئے۔ جبکہ ان کے دوست کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ حملہ آور نے چادر اوڑھ رکھی تھی اور نقاب پہنا ہوا تھا۔ تاہم ابھی یہ پتہ نہیں چل سکا کہ ملزم اکیلا تھا یا اس کے ساتھ کوئی اور بھی ساتھی تھے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ حکومت فلور کراسنگ روکنے کے لئے آئین میں ترمیم کرے۔ محض وزیر بن جانے کا یہ مطلب نہیں کہ اس شخص نے اپنی پارٹی بھی چھوڑ دی ہے۔ فاضل جج نے کہا کہ اعلیٰ عدالتوں کا کام آئین کی تشریح کرنا ہے مگر اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ وہ کسی قانون کو فضول قرار دے دے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے پنجاب سرحد اور سندھ کے گورنروں کو ہدایت کی تھی کہ وہ متاثرہ ججوں سے چیف جسٹس صاحبان کی سفارشات پر رائے معلوم کریں۔ تاکہ جن متاثرہ ججوں کا کہنا ہے کہ ان کی 10 سال کی موثر پریکٹس نہ ہونے کے بارے میں چیف جسٹس کی رائے غلط ہے ان کو ریگولرائز کرنے کے لئے صدر مملکت کی جانب سے تحریری وجوہات کے لئے بنیاد فراہم ہو سکے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر مملکت اور وزیر اعظم کے درمیان اس امر پر اتفاق ہے کہ جن متاثرہ ججوں پر مالی بدعنوانیوں کے الزامات ہیں ان کی حمایت نہ کی جائے۔ تاہم لاہور ہائی کورٹ کے متاثرہ ججوں نے چیف جسٹس کی سفارشات کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ صدر مملکت وزیر اعظم اور چیف آف آرمی سٹاف کے درمیان اس بات پر اتفاق رائے کر لیا گیا ہے کہ سی ٹی بی ٹی معاہدے پر اصولی پالیسی جاری رہے گی۔ جب تک بھارت دستخط نہیں کرتا پاکستان بھی اس بارے میں غور نہیں کر سکتا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ سی ٹی بی ٹی' کشمیر اور ایٹمی پروگرام پر قومی پالیسی عوام کی خواہشات کے مطابق تشکیل دی گئی ہے۔ اسے داخلی سیاسی اختلافات کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیا جائے گا۔

○ ہائی کورٹ نے بینکنگ ٹربیونلز میں اتفاق گروپ کی ملوں کے خلاف کیسوں کی سماعت روک دی ہے۔ اس سے قبل بینکنگ ٹربیونل کے چیئرمین محمد اسلم ناگی نے نواز شریف فیملی کے خلاف تین مقدمات میں مجموعی طور پر پچاس کروڑ روپے کی ڈگری جاری کی تھی۔ ان میں میاں محمد شریف' عباس شریف' حسین نواز' حمزہ شہباز' اور فیملی کی خواتین شامل ہیں۔ تین بینکوں کا موقف یہ تھا کہ قرضہ مقررہ وقت پر واپس نہیں کیا گیا۔

○ سندھ کی سطح پر حکومتی پالیسیوں کے خلاف قائم کی جانے والی دس جماعتی ایکشن کمیٹی نے 8- اگست بروز جمعرات ملک گیر ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم غیر جانبدار الیکشن کمیشن بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اپوزیشن مڈٹرم الیکشن کی ضد چھوڑ دے انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ خواتین کی نشستوں آٹھویں ترمیم اور صوبائی نشستوں میں اضافے کے لئے مذاکرات کرے۔ انہوں نے کوئٹہ میں کہا کہ وزیر اعلیٰ مگسی مشکل کام کر رہے ہیں۔ ان کی حکومت مستحکم ہے۔ قبل از وقت الیکشن عوام کے مینڈیٹ کی توہین ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایٹمی عدم پھیلاؤ کے کثیر القومی معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہے لیکن یکطرفہ دستخط کر کے ہم اپنی سلامتی کو داؤ پر نہیں لگا سکتے۔

○ ملک کے مختلف مقامات پر بم دھماکے کرنے والے ملزمان نے اعتراف جرم کر لیا ہے۔ سنسنی خیز انکشافات کئے گئے ہیں۔ یہ ملزمان محمد افضل اور مرکزی ملزم اسحاق ہے۔ انہوں نے اقرار جرم کر لیا ہے کہ بھارتی خفیہ ایجنسی "را" کے ایماء پر بموں کے دھماکے کئے گئے جس کا ہمیں بھاری معاوضہ ملتا تھا۔ ملزم اسحاق نے بتایا کہ بہن بھائی کی شادی قرضہ لے کر کی۔ قرضدار میرے والد کو گلے میں پھندا ڈال کر کھینچتے رہے۔ دھماکے کرنے شروع کئے تو مالی حالات ٹھیک ہو گئے۔ ان ملزموں کی موجودگی میں ایس ایس پی لاہور چوہدری سجاد احمد نے بتایا کہ ملزمان نے دس بم دھماکوں کا اعتراف کر لیا ہے۔ ملزمان نے بتایا کہ وہ تاراگڑھ میں تخریب کاری کی تربیت حاصل کرتے تھے۔ ان دھماکوں کا مقصد غیر ملکی سرمایہ کاری روکنا اور امن وامان تباہ کرنا تھا۔ دونوں ملزموں نے صحافیوں کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ اسحاق نے بتایا کہ اس کا اگلا ٹارگٹ شالیمار ایکسپریس تھی۔ مختلف ڈبوں میں دس کلو بارود کے آٹھ بم رکھے جانے تھے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن مل کر مسائل کے حل کے لئے کام کریں۔ حکومت کو اقتصادیات بہتر بنانے کے لئے جرات مندانہ فیصلے کرنے ہوں گے۔ ہمیں اپنے ٹیکسوں کے نظام کو بھی اوورہال کرنے کی ضرورت ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مسائل کا واحد حل آزادانہ انتخابات ہیں۔ حکومت کی بد اعمالیوں کی وجہ سے ملک تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ عوام پر اربوں روپے کے ٹیکس لگائے جا رہے ہیں اور حکمران جائیدادیں بنانے میں مصروف ہیں۔ غریبوں کے منہ سے نوالہ بھی چھین لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سی ٹی بی ٹی کے بارے میں ابہام پیدا کرنے سے ملکی سالمیت متاثر ہو سکتی ہے۔ ایٹمی پروگرام پاکستان کے دفاع کی ضمانت ہے۔

○ ڈاکٹروں نے ہسپتالوں میں یوم سیاہ منایا اور اسمبلی ہال تک احتجاجی مارچ کیا۔

ضرورت سیلز مین

ہمیں اپنی فرم (ادویات حیوانات) کے لئے ملک بھر سے میٹرک پاس احمدی نوجوان بطور سیلز مین درکار ہیں۔
★ معقول تنخواہ اور کمیشن دیا جائے گا۔
★ سیلز مین کو ان کے علاقہ میں کام دیا جائے گا۔
★ اپنی سواری والے کو ترجیح دی جائے گی۔
★ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں امیر جماعت یا صدر کی تصدیق کیساتھ مورخہ 25-8-96 تک فرنٹ آفس کو ارسال کریں

النور الیکٹرو میڈیکا (رجسٹرڈ)
A-603 پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد فون 44384

امراض جلد، گرمی جگر مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت گھبراہٹ کی [illegible]

اعلان

اکاؤنٹنٹس اور آڈٹ کیلئے کراچی میں چند احباب کی ضرورت ہے۔ جو بی کام ہوں۔ ایک یا دو سالہ تجربہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔ ملک بھر کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ملازمت کرنے کے خواہشمند احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

چیف اکاؤنٹنٹ
ورلڈ وائیڈ موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
C-16 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن نیشنل ہائی وے۔ مین کورنگی روڈ۔ کراچی

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: مبارک قمر لطیف
فون: 04524-589

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 30 روپے، 60 گرام 90 روپے، 100 گرام 150 روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
250 روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

اکسیر موٹاپا 30/-	ہمدرد نسواں حبوب اٹھرا 20/-	دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/-	زد جام عشق 800/-	اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-	کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/-	سفوف اکسیر شوگر 30/-	حبیبی دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659